

مَنْ يَتَّبِعْهُ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ فِيهَا مُقِيمٌ
 وَمَنْ يَتَّبِعْهُ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ فِيهَا مُقِيمٌ



صحابہ کرام کا مختصر تعارف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قُسی لاصل رفقاء اور نیک نہاد طبقت
 صحابہ کرام، خلفاء راشدین اور اہلبیت کے تعارف پر مختصر تحریر

لاہور: کان ضیاء القرآن پبلیشرز

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	صحابہ کرام <small>رضی اللہ عنہم</small> کا مختصر تعارف۔
مصنف	_____	ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی شہید۔
اشاعت اول	_____	مارچ 1998
صفحات	_____	32
بدیہ	_____	= 12 روپے
ناشر	_____	اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان
		فون 041-640024



حرف اول

زیر نظر کتابچہ میں ہم نے نئی نسل کے سامنے انتہائی مختصر انداز میں آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ کا تعارف پیش کیا ہے۔ قرآن و سنت کی واضح ہدایات کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ کا ذکر آج کے دور کی اہم ترین ضرورت ہے۔ راقم کی کتاب "اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت" کے ذریعے آنحضرت ﷺ کے رفقاء کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا تھا، اس مجموعہ میں جماعت رسولؐ کے بارے میں مختلف موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ضرورت تھی کہ اس ضخیم کتاب کے اہم عنوانات کی روشنی میں نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ صحابہ کرامؓ کا تعارف اور اسلام میں ان کی عظمت کو نوجوانوں کے سامنے اجاگر کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔

صحابہ کرامؓ کا یہ مختصر تعارف ہر طبقے کے لیے لازمی مطالعہ کی حقیقی ضرورت ہے۔ اس کو گھر گھر پہنچانا، طلباء سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں اور عام مسلمانوں پر لازم ہے۔ صحابہ کرامؓ کی محبت و عقیدت کا فروغ عہد حاضر کا اولین فریضہ ہے۔ آئیے اس عظیم فریضے سے سبکدوش ہو کر خدا اور اس کے سچے رسول کی خوشنودی حاصل کریں۔

(ابو رحمان ضیاء الرحمن فاروقی)

کوٹ لکھیت جیل لاہور

صحابہ کرامؓ کی پہچان یا تعارف

- ۱۔ ایسا شخص کہ جس کا صحابیؓ ہونا ہر دور کی بہت بڑی جماعت سے ثابت ہو۔ جیسے خلفاء راشدینؓ اور اکابر صحابہؓ
 - ۲۔ ایسا شخص جس کا صحابیؓ ہونا مشہور روایات سے ثابت ہو۔ جیسے عکاشہ بن محسنؓ، ضمامؓ بن جعلبہ۔
 - ۳۔ مثلاً کسی کا یہ کہنا کہ میں فلاں شخص کے ساتھ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا یا آپؐ نے میرے سامنے فلاں شخص سے گفتگو کی۔
 - ۴۔ آئمہ تابعین کی صراحت سے صحابیؓ ہونا ثابت ہو۔
 - ۵۔ اگر کسی کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عہد صحابہؓ کے کسی لشکر کا امیر بنایا گیا۔
 - ۶۔ یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں شخص کی پیدائش پر آنحضرت ﷺ کے یہاں سے ہدیہ تبریک بھیجا گیا۔
 - ۷۔ جس کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حجتہ الوداع میں شریک ہوا، وہ بھی صحابیؓ ہے۔
- علاوہ ازیں کوئی شخص خود صحابیت کا دعویٰ کرتا ہے، تو صرف اس صورت میں اس کا دعویٰ مقبول ہو گا کہ وہ کہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت تھوڑے وقت کے لیے دیکھا، ورنہ طویل صحبت کے لیے دوسرے صحابہؓ کی شہادت ضروری ہوگی۔

(ابن عبد البر۔۔ الاستیعاب وغیرہ)

صحابہ کرامؓ کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ و نظریہ

صحابہ کرامؓ ذو العز و الاحترام

- ایک ایسے مقدس گروہ کا نام ہے، جو رسول اکرم ﷺ اور عام امت کے درمیان اللہ کا عطا کیا ہوا ایک واسطہ ہے۔
- وہ قدسی الاصل قافلہ جو انبیاء کے بعد سب سے افضل اور برتر ہے۔
- ان کے مشاجرات (باہمی اختلافات) پر تاریخی یا روایتی کسی ایسی خامہ فرسائی کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ جس سے ان کا تقدس پامال ہو۔
- ایسی مستند اور باوثوق جماعت کو بولا جاتا ہے، جن کے متعلق بد نیتی، بد اعتقادی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔
- اس بابرکت گروہ کی طرف برائی کی نیت کرنا، ان کے تذکرے کو ناشائستہ بحث کا موضوع بنانا۔ کتاب و سنت کے قانون میں قطعاً جرم ہے۔
- قرآن مجید کے اول مخاطب، آنحضرتؐ کے قریبی دوست اور آپ ﷺ کے بیان کردہ فضائل کے مصداق ہیں۔
- کم و بیش ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ میں ہر صحابیؓ ہدایت کا چراغ ہے۔ فیوض و برکات کی آماجگاہ ہے۔ ساری کائنات کے اولیاء اقطاب اور آئمہ سے افضل ہے۔
- جس صحابیؓ نے ایک پل بھر کے لیے رسول ﷺ کو دیکھا، وہ بھی انبیاء کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہے۔
- تمام صحابہ کرامؓ اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، ان کے متعلق ایسی کوئی تاریخی روایت قابل قبول نہ ہوگی، جس سے ان کی عدالت مجروح ہوتی ہو۔
- انبیاء کی طرح صحابہؓ معصوم تو نہیں، ان سے کبیرہ صغیرہ گناہ ممکن ہے،

مگر کسی صحابیؓ کے ذمہ کوئی کبیرہ گناہ باقی نہیں رہا۔ صحابہؓ معصوم نہیں، لیکن محفوظ ہیں۔

؟ جس مسئلہ میں صحابہؓ کا باہمی اختلاف رہا ہو۔ عہد حاضر میں اس مسئلہ پر اختلاف کرنے والے پر کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

○ صحابہؓ پر سب کرنا (گالی دینا) کفر ہے، ان کے متعلق دل میں غیظ رکھنا اہانت و دیانت میں کسی قسم کا شبہ کرنا، خود کو فسق و فجور میں داخل کرنا ہے۔

○ صحابہ کرامؓ کے فضائل سوانح و افکار، علوم، موافقات اور علمی و سیاسی کارناموں کو اجاگر کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

اب تک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی

نقش ہے صفحہ ہستی پہ صداقت ان کی

صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ

صحابہ کرامؓ کے گروہ سے وابستگی ہی ذریعہ نجات ہے۔

ناجی گروہ جماعت صحابہؓ ہے۔ عہد حاضر میں اہلسنت کے باہمی اختلاف

کی صورت میں صحابہ کرامؓ ہی کے طرز عمل سے ہم شاہراہ ہدایت پر گامزن رہ

سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی تمام جماعتیں مثلاً حنبلی، شافعی، مالکی، بریلوی، دیو

ہندی، اہل حدیث صحابہؓ کی تعلیمات اور افکار کے ذریعے ہر قسم کی دوری ختم

کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے ہیں۔

قرآن و حدیث کی واضح تصریحات کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح

واضح ہو گئی کہ اسلام کے نزدیک صحابہ کرامؓ اور ان کی پیروی کرنے والا گروہ

ہی نجات پانے والا ہے، اسلام جس طرح کے افراد کا تقاضا کرتا ہے۔ قرآن و

حدیث جس قسم کی جماعتوں کو جنت کا مستحق قرار دے رہے ہیں۔ امت مسلمہ

کے تمام گروہوں، کائنات ہستی کے تمام ملکوں، میں اس کے مصداق صرف

وہی لوگ ہیں، جو آنحضرت ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت کی پیروی کرتے ہوں یا آپ کے اجماع کو زندگی کا حقیقی منشور قرار دیتے ہوں، کیونکہ صحابہ کرامؓ کا کسی بات پر جمع ہو جانا، اسی طرح حجت شرعیہ اور نص قطعیہ ہے، جس طرح قرآن اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

لاتزال طائفہ من امتی ظاہرین

علی الحق لا یضرهم من خالفهم حتی

باتی امر اللہ (الحدیث)

”ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں حق پر قائم رہے گی، ان

کے مخالف ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔“

روایت بالا میں من امتی کے اولین مصداق صحابہ کرامؓ ہیں دوسری

روایت میں طائفہ من امتی اور عصابہ من امتی کے الفاظ بھی وارد ہوئے،

اس طرح صحابہ کرامؓ کا اجماع اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ آنحضرت

ﷺ نے فرمایا، میری امت میں تمبر فرقے ہوں گے، صرف ایک فرقہ جنت

میں جائے گا، باقی ۷۲ جنسی ہوں گے۔ آپ سے پوچھا گیا، یا رسول اللہ جنتی

فرقہ کون ہوگا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ما انا علیہ واصحابی

”جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔“

یہاں اپنے صرف یہی نہیں فرمایا کہ جس پر میں ہوں، بلکہ ہدایت اور

جنت والوں میں اپنے ساتھ صحابہ کرامؓ کو بھی شامل کیا، اس حکم میں آنحضرت

ﷺ سے صحابہ کرامؓ کو ایک مسطر، معیار کسوٹی اور سانچہ قرار دیا ہے۔ یہ

مسطر آنحضرت ﷺ کا تیار کردہ ہے۔ اس کسوٹی کو ۲۳ سال کی محنت شاقہ

کے بعد آپ ﷺ نے برابر کیا تھا۔ اس گروہ کا خود تذکیہ فرمایا، خود اصلاح

کی 'خود ان کے بال و پر ستوارے' جان جو کھوں میں ڈال کر اس سانچے کو عین اسلام کے مطابق ڈھالا 'مصائب و آلام اور مشکلات و حوادث میں اس گروہ کے طبائع کی اصلاح کی' ہر قسم کے عیب دور کر کے انہیں ان اصولوں کا شاہکار بنایا جو '۲۳ سال میں بارگاہ الہی سے عطا ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی طبیعت و عادت مبارکہ کے مطابق ان کو حقیقی اور سچے انسانوں کی مانند تیار کر کے آنے والے جہان کے لیے ایک مشعل ہدایت کے طور پر سجایا تھا۔

اب اس گروہ اور جماعت کو اس ظل عاطفت سے علیحدہ کر دیا جائے تو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات، محنت و کادش، تزکیہ اور ۲۳ سالہ جاں نسیں سچی کا کوئی مفہوم نظر نہیں آتا۔

اسلام کا یہ مسطر اور سانچہ اس لیے تیار کیا گیا تھا کہ صفحات عالم پر آئندہ عقائد و اعمال کی جب بھی کوئی سطر کھینچی جائے گی، تو وہ اسی مسطر سے برابر کر لی جائے۔

جواہرات

○ ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعدا عليه حقا في التورات والانجيل والقرآن۔ پ ۱۱ سورہ توبہ

○ وعد الله الذين امنوا منكم و عملوا الصالحات ليستخلفهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم ولیمکن لهم دينهم الذي ارتضى لهم پ ۱۸ سورہ نور

○ اولئك الذين امتحن الله قلوبهم

للتقویٰ لهم مغفره واجر عظیم ○ پ ۲۶ سورہ
حجرات

○ اولئک هم المفلحون ○

○ اولئک هم الراشدون ○ پ ۲۶ سورہ حجرات

○ اولئک هم الفائزون ○

○ اولئک هم المومنون حقا پ ۱۰ سورہ انفال

○ بیشک اللہ تعالیٰ نے سودا کر لیا، مومنوں (صحابہ کرامؓ) کی جانوں اور

اموال کا جنت کے بدلے میں، کیونکہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔

(دشمنان خدا اور رسول ﷺ کو قتل کرتے ہیں، اور قتل ہوتے ہیں۔ اسی

وجہ سے توہرات اور انجیل اور قرآن میں ان کا تذکرہ ہے۔

○ اللہ نے وعدہ کر لیا ہے، تم میں سے ایمان والوں اور اچھے عمل کرنے

والوں (صحابہ کرامؓ) سے کہ ضرور بالضرور ان کو اقتدار بخشے گا، زمین میں جیسا

کہ ان کے اگلوں کو اقتدار دیا گیا تھا، اور جہادے گا، ان کو دین ان کا جس کو

پسند کر دیا، ان کے لیے۔ (نور: آیت ۵۵)

○ یہی وہ لوگ (صحابہ کرامؓ) ہیں جن کے دلوں کے تقویٰ کا خدا نے

امتحان لیا۔ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

○ یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) کامیاب ہیں۔

○ یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) ہدایت دینے والے ہیں۔

○ یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) کامران ہیں۔

○ یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) بکے سچے مومن ہیں۔

صحابہ کرامؓ آنحضرت ﷺ اور امت کے درمیان واسطہ ہیں

اسلام میں آنحضرت ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ کرامؓ کو جو

مرتبہ اور مقام حاصل ہے، اس کے مطابق یہ جماعت دنیا میں سے برگزیدہ، مقدس اور نہایت بلند منصب پر فائز ہے، انبیاء کے بعد اس جماعت سے بہتر کوئی مخلوق نہیں، اس گروہ کے ہر فرد کو عدالت و انصاف، سچائی، اور شرافت کا جو اعزاز عطا ہوا، اس پر ملانکہ بھی رشک کر رہے ہیں، ان کی زندگیوں کا جہاز مصائب و دھر کے تھپیڑوں میں اٹھیلیاں لیتا رہا۔ مشکلات کے بھنور میں بچکولے کھاتا رہا۔ آلام کی کھائیوں میں جاں بلب رہا، تاہم یہ لوگ طوفانوں کی تیز و تند موجوں میں بھی اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ رہے۔

عرب کے ان صحرائے نشیمنوں نے ہر دکھ میں محمد رسول اللہ کا ساتھ دیا، ہر پریشانی میں تاجدار رسالت کی صحبت فیض سے مشام جان کو معطر کیا، بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی دین مصطفویٰ سے وابستگی کو باقی رکھا، وطن قوم ملک، بستی، اولاد، تجارت، القصہ متاع حیات کی ہر چیز لٹا کر بھی خدا کے رسول کی رفاقت کو نہیں چھوڑا۔

چونکہ آنحضرت ﷺ کے بعد باب نبوت بند ہو رہا تھا، اس لیے انبیاء کی ارادت کا تحفہ بھی انہی کو عطا ہوا، محمدی دستور العمل کا ابلاغ بھی انہی کے حصے میں آیا، قرآنی ہدایات نبوی تعلیمات کے فروغ کے حامل بھی یہی رہے، یہ لوگ جب دنیا کے سب سے بڑے سردار کی ذمہ داریوں کے امین ٹھہرے، تو ان کو پاکبازی، راست بازی، میں دنیا کا سب سے بڑا تحفہ عطا کیا گیا، اس پوری جماعت کے لیے خود باری تعالیٰ رطب اللسان ہوئے، کئی سو قرآنی آیات نے ان کی شان بیان کی، دو ہزار محمدی فرامین ان کے کمالات، اصلاح نیت و حسن عمل کے شاہد بنے، ان کی دوستی، پیغمبرانہ الفت و محبت، اعتماد و ثوق، نے اپنا رنگ دکھایا، کہ یہ لوگ دینی محمدی کے اصل گواہ، نبوت و رسالت کے حقیقی شاہد اسلام کے اولین مخاطب، خدائی کلام کے پہلے مصداق قرار پائے۔

جہاں تک مقام صحابیت کا تعلق ہے، وہ خدا اور رسول کی واضح تصریحات کے بعد متعین ہو چکا ہے۔ ان کی عظمت اور جلالت چمکتے ہوئے سورج کی طرح عیاں ہو چکی ہے، ان کی بزرگی اور تقدس و تعظیم، پاک باطنی، صالح قلبی پر مرثبت ہو چکی ہے۔ کسی انسان کی تنقید ان کے اجلے کردار کو داغدار نہیں کر سکتی، کسی مورخ کا قلم ان کے آراستہ حسن کو میلا نہیں کر سکتا۔

شرف صحابیت، نبوت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے، اس کا حصول عطیہ خداوندی ہے۔ خدائے ذوالجلال نے اپنے پیغمبر کی صحبت کے لیے جن لوگوں کو اپنی قدرت و مشیت کے مطابق منتخب کیا، وہی لوگ اس کمال سے مزین ہوئے۔ خود بارگاہ خداوندی سے بار بار ان کی صفائی، ان کی رضامندی ان کے تقویٰ، ورع، للہیت، خدا ترسی کا اعلان ہمارے اس دعوے کی تصدیق کر رہا ہے۔

یہ وہ دولت کبریٰ ہے، جو بعد کے کسی ولی، قطب ابدال کو حاصل نہیں ہو سکی، یہی وہ جماعت ہے، جسے ارادہ ازیلہ نے پوری کائنات میں آنحضرت ﷺ کی صحبت و رفاقت اور اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے منتخب کیا، یہی جماعت آنحضرت ﷺ اور امت کی درمیانی کڑی ہے۔

خدا کی طرف سے صحابہ کرامؓ سے رضامندی کا اعلان ایسی سند امتیاز ہے، کہ ساری کائنات مل کر اس سند کی اہمیت کم نہیں کر سکتی۔ یہ کہنا کہ خدا ان سے راضی ہوا، اعلیٰ انعام ہے، پھر اس انعام کی عظمت دو چند ہو جاتی ہے، جب یہ بھی کہا جائے کہ وہ بھی خدا سے راضی ہو گئے، خدا پہلے تو خود ان سے راضی ہوا، پھر وہ بھی خدا سے راضی ہوئے بتایا جائے کہ یہ سب کچھ محبت کے بغیر کیسے ممکن ہے۔ جب رضا اور محبت ثابت ہو گئی، تو یہ لکھنے کا کیا جواز ہے کہ ان کے دل میں ایمان نہیں تھا یا وہ وفات رسول کے بعد کافر ہو گئے تھے یا چار

آدمیوں کے علاوہ سب منافق تھے۔ اعلان کرنے والا قلوب کی اتھاہ گہرائیوں سے بھی واقف ہو، یہ الفاظ دنیا۔۔۔ کے بڑے سردار کے لوح قلب پر اتارے گئے ہوں، ان الفاظ کو پڑھنے کا مرتبہ ایک ایک لفظ پر دس دس نیکیاں بتلایا گیا ہو، صبح ازل سے شام ابد تک یہ دستاویز خدائی کلام کی سچائی کا اعلان کر رہی ہو، نہیں کہا جاسکتا کہ ظاہر و باطن سے واقفیت رکھنے والا مالک حقیقی خدا نخواستہ ناقابل اعتماد افراد کو کس طرح صداقت اور عدالت کا تحفہ افتخار عطا کر رہا ہے۔

خدائی احکامات اور حقائق کے تناظر میں دیکھا جائے، تو واضح ہوتا ہے کہ یہ پاک نہاد طبقہ ذوق معصیت سے دور اور جنس گناہ سے گریزاں ہے۔ ان کی طبائع میں گناہ سے فرار اور نفرت طبعی امر ہے، یہ معصوم تو نہیں، محفوظ ضرور ہیں۔ ان کے ذمے کوئی گناہ باقی نہیں، ان پر تنقید کرنا ضلالت اور گمراہی ہے۔ ان سے بغض رکھنا کفر و الحاد ہے۔ ان سے نفرت کا اظہار کرنا قرآن و حدیث سے بغاوت ہے۔ آنحضرت ﷺ کے تمام صحابہ کرام جن کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے، ہدایت کے درخشندہ ستاروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعض مواقع پر ان کے باہمی اختلافات کو نیک نیتی پر محمول کیا جائے گا۔ ان کے خلاف ہر تحقیق، اور تحریر ہر کاوش اور ہر فکر مردود ہے۔ صحابہ کرام کی پوری جماعت قدسی الاصل ہے۔ یہ پورا قافلہ اسلام کا اولین شارح اور قرآن کا حقیقی مخاطب ہے، اس جماعت نے ایسے وقت میں ہمارے رسول ﷺ کا ساتھ دیا، جب مکہ کے سرداروں نے آپ ﷺ کو اذیت ناک صورت حال سے دوچار کر دیا تھا۔ آپ کے اقارب نے آپ سے دشمنی کی انتہا کر دی تھی۔ آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے تھے۔ آپ کے گلے میں رسیاں ڈال کر گھسیٹا گیا تھا۔ ایسے حالات میں جن لوگوں نے پورے ماحول کی مخالفت مول لے کر برادریوں کے طعنہ سے کر، کاروبار تجارت چھوڑ

کر آپ کا ساتھ دیا، آپ کی رفاقت اختیار کی۔ آپ کے دکھوں کے ساجھی، بنے آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے، آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا، ساری دنیا کو چھوڑ کر آپ کے ظل عاطفت میں جگہ پائی۔ تپتی ہوئی ریت پر، دھکتے ہوئے انگاروں پر، ابلتے ہوئے کڑاھوں میں، چمکتی ہوئی تلواروں میں بھی ہمارے پیغمبر کا ساتھ دیا، سرور دو عالم کی غلامی اختیار کرنے کے لیے شہادت حق کے سزاوار بنے رہے۔

ان کے بارے میں یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے، کہ ان کا دل دولت ایمان سے خالی تھا۔ ان کے قلوب محبت رسول سے معمور نہ تھے۔ اس کا حاشیہ دل شاہراہ نبوت پر گامزن نہ تھا۔

یہ خیالات، یہ انکار، یہ نظریات، تعصب و تنگ نظری کے آئینہ دار تو ہو سکتے ہیں مگر انہیں حقیقت و اصلیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرام کی اہمیت و وقعت کے عقلی اور نقلی شواہد

اسلام میں صحابہ کرام کے مقام و مرتبہ کو تسلیم کرنا اصول دین کی بجائے ضروریات دین میں سے ہے۔ اسلام کے اصول دین کلمہ، طیبہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں کسی جگہ صحابہ کرام کا کوئی ذکر نہیں، لیکن کلمہ طیبہ کے اقرار ہی میں صحابہ کرام کی عظمت کا اقرار پوشیدہ ہے۔ ملاحظہ ہو کہ نکاح کے ایجاب و قبول میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہوتا۔ میاں اپنی بیوی کے نان نفقہ کا بھی ذمہ دار ہو گا، لیکن نکاح کے بعد خاوند پر لازم ہے کہ وہ بیوی کی جملہ ضروریات کی تکمیل کرے، کلمہ طیبہ میں اور توحید کے اقرار اور تسلیم رسالت کے بعد لازم ہے، ان دونوں چیزوں کے تعارف کا ذریعہ بننے والی جماعت کو بھی قلب و جان تسلیم کیا جائے، ورنہ توحید و رسالت کے حقیقی رویوں کے منافق اور کافر ماننے کے بعد کسی طرح بھی شہادت حق کا اقرار

قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

جن لوگوں نے امت کو کلمہ طیبہ کی خبر دی، اور اصول دین کا تعارف دنیا کے سامنے رکھا، اگر وہی قابل اعتبار نہ ٹھہرے، تو بتائیے، آپ ان اصولوں کو کس بنیاد اور کس اصول پر خدائی احکام سمجھ رہے ہیں۔ صحابہ کرام کی عظمت اس قدر بدیہی حقیقت ہے کہ اس کا الگ الگ ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی، مگر قرآن عظیم میں ۷۰۰ مقامات پر پے درپے، ان کا نام لے کر ان کے تقدس کا برملا اظہار کیا گیا۔

نماز کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے لیے وضو کی ضرورت نہیں، کہیں زکوٰۃ کے بار بار حکم میں کہیں اس کی مقدار کا ذکر نہیں، اسی طرح صرف روزہ کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ تراویح کی کوئی ضرورت نہیں، حج کے ذکر میں اس کے ارکان کی تفصیل موجود نہیں۔ ان تمام اصولوں کے ذکر کے بعد احادیث اور دیگر مقامات پر ان کی تفصیل موجود ہیں، اور توحید رسالت کے بعد ان کے راویوں، گواہوں، آیات قرآنی کے اولین مخاطبین کی شہادت ایک مسلمہ حقیقت اور واضح تصریح کا درجہ رکھتی ہے۔

خدا اور رسول کی طرف سے صحابہ کرام کے ایمان کی شہادت

○ (۱) لا تجدو قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر
یوآدون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا
ابائہم اوابناءہم واولادہم او عشیرتہم
اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم
بروح منہ ویدخلہم جنت تجری من تحتہا
الانہار یخلدین فیہا۔ رضی اللہ عنہم و
رضوا عنہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ

ہم المفلحون۔ (مجادل، آخری آیت)

”جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، تم ان کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے، وہ بھی وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر کی لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے، اور فیض بخشی ہے ان کی مدد کی ہے، اور اللہ ان کو ایسی بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں۔ داخل کرے گا۔ یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، خدا ان سے خوش ہے، اور وہ خدا سے خوش ہیں، یہی گروہ خدا کا شکر ہے۔ (اور) ان رکھو کہ خدا ہی کا شکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔“

فضائل و مناقب

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک
ہم خیر البریہ جزائہم عند ربہم جنات
عدن تجری من تحتہا الانہار یخلدین فیہا
ابدًا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذالک لمن
خشى ربہ (پ ۳۰)

”(اور) جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، وہ تمام مخلوق سے بہترین ہیں، ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ابد الابد تک ان میں رہیں گے، خدا ان سے خوش ہے، اور وہ خدا سے خوش ہیں، یہ (صلہ) اس کے لیے، جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے۔“

(۳) لکن الرسول والذین امنوا معہ حاہدوا
باموالہم وانفسہم اولئک لہم الہیوات

واولئك هم المفلحون (توبہ ع ۱۱)

”لیکن رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے۔ سب اپنے مال و جان سے لڑے، انہی کے لیے بھلائیاں ہیں، اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔“

صحابہ کرامؓ کے اعلیٰ کمالات کا اظہار

(۴) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم ترہم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورات و مثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطئہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیفیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین امنو و عملو الصالحات منہم مغفرہ واجراً عظیماً (فتح، آخری آیت)

”محمد ﷺ خدا کے پیغمبر ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں، اور آپس میں رحم رکھنے والے، تو ان کو دیکھتا ہے، کہ خدا کے آگے جھکے ہوئے سر بسجود ہیں، اور خدا کا فضل اور ان کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں، اور ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں۔ (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں، جس نے (پلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا، پھر موٹی ہوئی، اور پھر اپنے

پاؤں پر سیدھی کھڑی ہو گئی، اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے، جو لوگ ان میں سے ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔“

تعریفیں ہی تعریفیں رضای رضی

(۵) الذین امنوا و حاجروا و جاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم و انفسہم اعظم درجہ عند اللہ و اولئک ہم الفائزون یشیرہم ربہم برحمۃ منہ و رضوان و جنات لہم فیہا نعیم مقیم خلدین فیہا ابدان اللہ عندہ اجر عظیم۔ (توبہ، ۳۷)

”جو ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے۔ خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں، اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔ جن میں ان کے لیے نعمت ہائے جاودانی (اور وہ) ان میں ابد الابد تک رہیں گے، کچھ شک نہیں خدا کے ہاں بڑا صلہ ہے۔“

صحابہ کرامؓ کی بہترین صفات

(۶) والمومنین والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر و یقیمون الصلوہ و یؤتون الزکوہ

وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ
اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
يُخَلَّدُونَ فِيهَا وَمَسْكَنٌ طَيِّبٌ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَ
رِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ - (توبہ ۹۴)

”اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست
ہیں، کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں، اور بری باتوں سے منع کرتے
ہیں، اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اس کے رسول کی
اطاعت کرتے ہیں، اور یہی لوگ ہیں، جس پر خدا رحم کرے گا۔
بے شک خدا غالب اور حکمت والا ہے، خدا نے مومن مردوں اور
عورتوں سے بہتوں کا وعدہ کیا ہے۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی
ہیں۔ (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے، اور بہشت ہائے جاودانی میں
نقیص مکانات کا وعدہ کیا ہے، اور خدا کی رضامندی تو سب سے بڑھ
کر نعمت ہے، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۷) إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ
أَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فَيُقْتَلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدَا عَلَيْهِمْ حَقَّانِي
التَّوَارِ وَالنَّجِيلِ مَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ
فَاسْتَبْسِثُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَ
ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ -

(۸) التَّائِبُونَ الْعَبْدُونَ الْحَمْدُونَ
السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْأَمْرُونَ

بالمعروف والناہون عن المنکر
والحفظون لحدود اللہ وبشر المومنین۔

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے خرید لیا ہے۔ مومنین سے ان کے جانوں اور مالوں کو اس کے عوض انہیں جنت ملے گی۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، کبھی خود قتل ہوتے ہیں۔ اس پر ہماری طرف سے سچا وعدہ ہے۔ توریت اور انجیل میں اور قرآن مجید اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہے؟ سو تم خوشی مناؤ اپنی بیع پر جس کا تم نے سوا کیا ہے“ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔“

”وہ مجاہدین توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ حمد کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک باتوں کا حکم کرنے والے ہیں، اور بری باتوں سے روکنے والے ہیں، اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔ مومنین کو خوشخبری سنا دیجئے۔“

عبادات صحابہ کرامؓ

(۹) یسبح له فیہا بالغدو والاصال رجال لا
تلہیہم تجارہ ولا بیع عن ذکر اللہ و اقام
الصلوہ و ایفاء الذکوہ یخافون یوما تتقلب
فیہ القلوب والابصار لیجزیہم اللہ احسن
ما عملوا و یزیدہم من فضلہ واللہ یرزق من
یشاء بغير حساب

”وہ گھر میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے“ اور نہ خرید و فروخت، وہ اس دن سے جب دل (خوف و

گھبراہٹ کے سبب الٹ جائیں گے، اور آنکھیں اوپر کو (چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں تاکہ خدا ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے، اور جس کو چاہتا ہے، خدا بے شمار رزق دیتا ہے۔“

ذکر استغفار صحابہ کرامؓ

(۱۰) الذین یقولون ربنا اننا امنّا فاغفر لنا ذنوبنا و قنا عذاب النار۔

”(یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم یقیناً ایمان لے آئے۔ سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا دے۔“

(۱۱) الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار (آل عمران ۲)

”(یہ صحابہؓ) صبر کرنے والے ہیں، اور راست باز ہیں، اور فرد تنی کرنے والے ہیں، اور خرچ کرنے والے ہیں، اور پھیلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔“

صحابہ فتح مکہ

(۱۲) اذا جاء نصر اللہ والفتح ورائیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فصبح بحمد ربک واستغفرہ

”جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے، اور آپ لوگوں کو جوق در جوق

اللہ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیں، تو اب اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجئے، اور اس سے استغفار کیجئے۔“

(۱۳) والذین امنوا من بعد وھاجروا جاحدا و معکم فاولئک منکم (الانفال، ۱۰۷)

”اور جو لوگ بھی ایمان لائے، اور وطن سے ہجرت کر گئے، اور تمھارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے، وہ بھی تمھیں میں سے ہیں۔“

صحابہ کرامؓ کا مقام علو

(۱۴) لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجہ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی۔

”جس شخص نے تم میں سے فتح و فتنہ سے پہلے خرچ کیا، اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام پیچھے کیے وہ) برابر نہیں، ان لوگوں کا درجہ ان سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور جہاد کیا۔ اور خدا نے سب سے (ثواب کا) نیک وعدہ تو کیا ہے۔“

دشمنان صحابہ کرامؓ کا نفاق

واذقیل لھم امنوا کما امن الناس قالوا انومن کما امن السفھاء الا انھم هم السفھاء ولکن لایعلمون۔

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے، کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے، تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں، بھلا جس طرح یہوقوف

ایمان لے آئے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں۔ خبردار
یہی بیوقوف ہیں، لیکن یہ جانتے نہیں۔“

معیار حق

فان امنوبم مثل ما امنتم به فقد هتدوا وان
تولوا فانما هم فی شقاق (بقرہ، ع ۱۶)
”تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں۔ جس طرح
دوسرے لوگ لے آئے، تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھر
لیں، اور نہ مانیں تو وہ (سارے) گمراہی میں ہیں۔“

نیک انجام اور حسن سیرت کا دوام

انی لا اذبع عمل عامل منکم من ذکر
ذکرا وانثی بعضکم من بعض فالذین
هاجروا و اخرجوا من دیارہم و اودوا فی
سبیلی و قاتلوا و قتلوا لا کفرن عنہم
سیاتہم ولا دخلنہم جنت تجری من تحتہا
الانہر ثوابا من عند اللہ واللہ عنده حسن
الثواب۔

”میں تم میں کسی عمل کرنے والے کے خواہ مرد ہو، خواہ
عورت، عمل کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ تم آپس میں ایک دوسرے
کے جز ہو، تو جن لوگوں نے ترک وطن کیا، اور اپنے شہروں سے
نکالے گئے۔ (اور بھی) تکلیفیں انہیں میری راہ میں دی گئیں، اور
وہ لڑے اور مارے گئے۔ انکی خطائیں ان سے ضرور معاف کر دی

جائیں گی، اور میں ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔“

آنحضرت ﷺ کی طرف فضائل صحابہؓ کا اعلان

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امنہ للسماء فاذا ذهب النجوم اتی السماء ما توعدونا امنہ لاصحابی فاذا ذهب اتی امنی ما یوعدون و اصحابی امنہ لامتی فاذا اذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون۔ (مسلم ج ۲، صفحہ ۳۰۸)

”ستارے آسمان کی امان کا سبب ہیں، جب ستارے ختم ہوں گے تو قیامت آجائے گی۔ آگے فرمایا، میرے صحابہ میری امت کے لیے امان کا سبب ہیں، جب یہ ختم ہو جائیں گے تو اختلافات پڑ جائیں گے۔“

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد من اصحابی لیموت بارض الابعث قائد اونورا لهم يوم القيامة (رواہ الترمذی)

بحوالہ عبد اللہ بن بریدہ۔ آپ نے فرمایا،

”میرا جو صحابی بھی کسی سرزمین میں فوت ہوا، وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے (مدفون) لوگوں کے لیے پیشوا اور نمونہ بنا کر اٹھایا جائے گا۔“

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل
اصحابي في امتي كالملح في الطعام ولا
يصلح الطعام الا بالملح (مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۴)
بحوالہ انسؓ۔۔۔ حضور نے فرمایا:

”میری امت میں میرے صحابہؓ کی مثال ایسی ہے جیسے کھانے
میں نمک اور کھانا نمک کے بغیر لذیذ نہیں ہوتا۔“

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خير القرون قرني ثم الذين يلونى ثم الذين
يلونهم (مسلم ج ۲، صفحہ ۲۰۹ و بخاری ج ۱ صفحہ ۵۱۵)

مناقب صحابہؓ

ان الله اختار اصحابي على العالمين
سوى النبي والمرسلين واختار من
اصحابي اربعة يعنى ابا بكر وعمر وعثمان
وعليا فجعلهم اصحابي وقال في اصحابي
كلهم خير۔ (قرطبي ج ۱۶، صفحہ ۲۹۷ و مجمع الزوائد صفحہ ۱۶)
(ج ۱۰)

بحوالہ جابرؓ۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ نے پیغمبروں کے واپاکی سب جہان والوں پر میرے صحابہ
کو فضیلت بخشی اور ان میں سے میرے چار دوستوں ابو بکرؓ، عمرؓ،
عثمانؓ، علیؓ کو منتخب فرما کر خصوصی مصاحب بنایا اور میرے ہر صحابی
میں بھلائی موجود ہے۔“

عن عويم بن ساعدة قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ و اختارنی و
 اختار لی اصحابی فجعل لی منهم وزراء و
 اختانا و اصهارا فمن یسبهم فعلیہ لعنہ
 اللہ و الملائکہ و الناس اجمعین و لا یقبل
 منه یوم القیامہ فرضاً (تفسیر قرطبی، ج ۱۶، صفحہ ۲۹۷)
 بحوالہ عویم بن ساعدہ

”آپ نے فرمایا۔۔۔ کہ اللہ نے تمام مخلوق سے مجھے چن لیا اور
 میرے اصحاب کو میری صحبت کے لیے منتخب کیا، ان میں، حضوں کو
 میرے وزراء خسر اور داماد بنایا۔ پس جس نے میرے صحابہ کی
 بدگوئی کی ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو
 قیامت کے دن ان کا فرض قبول ہو گا، نہ نفل۔“

عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمس النار
 مسلمارانی اورای من رانی۔ (ترمذی ج ۲، صفحہ ۲۳۱)
 بحوالہ جابر بن عبد اللہ۔۔۔ قال

”حضرت جابرؓ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
 ہے کہ جس مسلمان نے مجھے دیکھا یا میرے اصحاب کو دیکھا، اور اس
 پر فوت ہوا، تو اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔“

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان اللہ اختار اصحابی علی
 الثقلین سوی النبیین (الاصابہ ج ۱، صفحہ ۱۲)
 بحوالہ جابر۔۔۔

”حضور ﷺ نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام

کے علاوہ باقی تمام جن و انس پر میرے اصحابؓ کو فضیلت بخشی ہے۔" (الاصابہ ج ۱ ص ۱۲)

عن حذیفہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تكون لا صحابی من بعدی ذلہ یغفرها اللہ عزوجل لهم لما بقتهم معی من یعمل بہا قوم من بعدہم یکبہم اللہ عزوجل فی النار علی مناخرہم (اخرجه تمام الرازی فی فوائدہ ریاض النور ج ۱ صفحہ ۱۳)

آپؐ نے فرمایا کہ میرے بعد میرے صحابہؓ کی اگر کوئی لغزش ہوگی تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سابقہ اعمال صالحہ کی بدولت ان کو بخش دے گا، ان کے بعد اگر کوئی قوم اس کا مرتکب ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو اوندھے منہ کے بل جہنم میں گرا دیں گے۔

عن ابن مسعود قال ان اللہ نظر فی قلوب العباد فاختر محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم فبعث برسالہ وانتخیہ بعلمہ ثم نظر فی قلوب الناس بعدہ فاختر لہ اصحابا فجعلہم انصار دینہ وو زرا نبوتہ وما راہ المومنین حسنا فهو عند اللہ حسن وما راہ المومنون قبیحا فهو عند اللہ قبیح۔ (کنز العمال ج ۲ ص ۳۱۱)

بحوالہ ابن مسعودؓ۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب کا معائنہ فرمایا، یا رسول اللہ ﷺ کو پسند فرمایا، چنانچہ آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا، اور علم

میں ممتاز فرمایا، اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو دیکھا، تو آپ کے اصحابؓ کو پسند فرمایا، اور انہیں اپنے دین کا مددگار اور اپنے نبی کے وزراء و مشیر کار بنایا، پس یہ مومنین (صحابہ کرامؓ) جس چیز کو اچھا سمجھیں، وہی اللہ کے نزدیک اچھی ہے، اور جسے مومن قبیح اور غلط سمجھیں، وہ اللہ کے نزدیک بھی قبیح ہے۔

بحوالہ ابن عمرؓ۔۔۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔۔۔
جب تم ان لوگوں کو جو میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہتے ہیں، دیکھو تو کہو، تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت (اور ایک روایت میں ہے) اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔

ان شرار امتی اجرئہم علی اصحابی
بحوالہ ابن عدیؓ۔۔۔ حضور ﷺ نے فرمایا:
"میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہؓ پر (طعن کرنے میں) جری ہیں۔"

لعن اللہ من سب اصحابی۔ (طبرانی)
"جس نے میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہا، اس پر اللہ کی لعنت کرے۔"

لاتسبوا اصحابی لعن اللہ من سب
اصحابی (مجمع الزوائد ج ۲، ص ۲۱)
بحوالہ عائشہ صدیقہؓ۔۔۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔۔۔

میرے صحابہؓ کو برا بھلا نہ کہو، اس پر اللہ کی لعنت ہو، جو میرے صحابہؓ پر طعن و تشنیع کرے۔

ان اللہ اختارنی و اختار اصحابی
فجعلہم اصہاری وجعلہم انصاری وانہ

سیحیثی فی آخر الزمان قوم یسبونہم
فلاتنا کحوہم ولا تشار بوہم فلا تصلوا
معہم الا فلا تصلو علیہم حلت علیہم
اللعنہ (کفایہ صفحہ ۳۸)

بحوالہ انس بن مالکؓ --- آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا، اور میرے صحابہؓ کو بھی چن لیا، چنانچہ (کچھ
کو) میرا راز دار اور میرا مددگار بنایا۔ آخر زمانے میں ایک فرقہ ان کی برائی
بیان کرے گا۔ خبردار ان کو کبھی رشتہ نہ دینا، خبردار انہیں شادی میں شریک نہ
کرنا، ان کے ساتھ نماز اور نماز جنازہ نہ پڑھنا۔ ان پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

اللہ اللہ فی اصحابی نبیکم صلی اللہ
علیہ وسلم فانہ اوصی بہم (الصواعق المحرقة، صفحہ ۵)
حضرت علیؓ نے فرمایا ---

لو گوا اپنے نبی کریم ﷺ کے اصحابؓ کے بارے میں اللہ سے
ڈرتا، اللہ سے ڈرتا، کیونکہ آپ ﷺ ان کے ساتھ حسن سلوک
کی وصیت کی ہے۔

واذا ذکر اصحابی فامسکوا۔ (الریاض النضرۃ،
ج ۱، صفحہ ۱۳)

بحوالہ ابن مسعودؓ نے فرمایا:

”جب میرے صحابہؓ کا ذکر ہو، تو (بدگوئی سے) رک جانا۔“

احسنوا لی اصحابی ثم الذین یلونہم
(الریاض النضرۃ، ج ۱، صفحہ ۱۱)

بحوالہ عمرؓ آپ ﷺ نے فرمایا:

”میرے صحابہؓ سے اچھا سلوک کرنا پھر ان سے جو ان کے بعد

آئیں گے۔

اکرموا اصحابی ثم الذین یلونہم (ریاض
التفرہ)

بحوالہ عمرؓ۔۔۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔۔۔

”میرے صحابہؓ کی عزت کرنا پھر ان کے بعد والوں کی۔“

یا ایہا الناس احفظونی فی اختانی
واصہاری لا یطالبکم اللہ بمظلمہ احد
منہم فانہا لیست مما یرہب یا ایہا الناس
ارفعوا سنتکم عن المسلمین واذامات
الرجل فلا تقفوا فیہ الکیر۔

بحوالہ سل بن مالک۔۔۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لوگوں میرے دامادوں اور خسرؤں کے بارے میں میرا لحاظ کرنا،
ان میں سے کسی کی غلطی کا مواخذہ تم سے نہیں ہوگا، کیونکہ وہ
تبادلے کی چیز نہیں۔ مسلمانوں (صحابہؓ) کی عزتوں پر حکم کرنے سے
اپنی زبانوں کو بچا رکھو، جب کوئی فوت ہو جائے تو بھلائی کے سوا اس
میں کھود کرید مت کرو۔ (الریاض التفرہ، ج ۱ ص ۱۱)

بحوالہ ابن عمرؓ۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔ کہ

لوگو! اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی نہ کرو، کیونکہ
ان کی ایک گھڑی آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تمہاری عمر کے سب
اعمال سے بڑھ کر ہے۔

عن البراء قال لا تسبوا اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوالذی نفسی بیدہ
لمقام احدہم مع رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم افضل من عمل احدکم (کنز العمال،
صفحہ ۳۱۱، جلد ۶)

بحوالہ براء بن عازبؓ --- فرماتے ہیں --- کہ
حضور ﷺ کے اصحابؓ کو گالیاں نہ دینا، کیونکہ اس ذات کی
قسم جس کی قبضے میں میری جان ہے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت
میں ان کی تھوڑی سی صحبت تمہارے سب عمر کے اعمال سے افضل
ہے۔



www.jmmpak.org

دنیا بھر کے غیر مسلم مفکرین۔ دانشور اور مستشرقین

کی طرف سے حقانیت اسلام کا کھلا اعتراف

غیر مسلموں کی گواہی

دنیا کے سب سے بڑے دین اسلام۔ اس کے شارح حضرت محمد رسول اللہ
سب سے بڑی دستاویز قرآن۔ اس کے عملی پیکر صحابہ کرام کے بارے
میں منصف مزاج عیسائی، یہودی، ہندو سکھ، کیونست، مفکرین اور
مستشرقین یورپ کا اعتراف حق۔ مخالفوں کی زبان سے اسلام کی
حقانیت و صداقت کا واضح گواہی۔

المؤرخان حیات الحسن فاروقی شریہ

ہدیہ 50/- روپیہ۔ صفحات 104

ناشر: اشاعت المعارف

ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان فون نمبر 640024